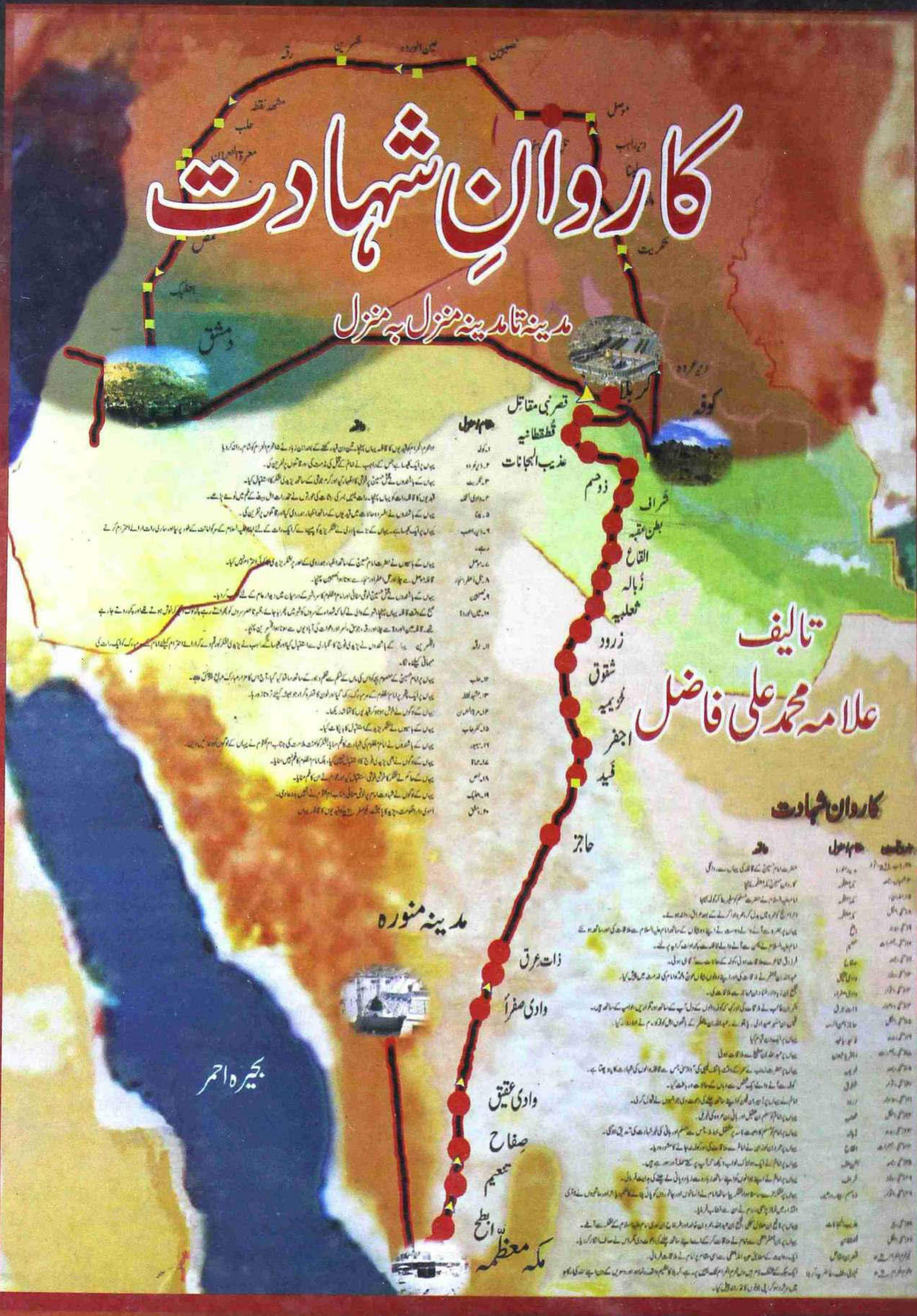


کاروانِ شہادت
مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل
تالیف
علامہ محمد علی فاضل
دمشق
کربلا
کوفہ
قصر بنی مقاتل
قطقطانیہ
عذیب الہجانات
ذوحسم
شراف
بطن عقبہ
القاع
زبالہ
ثعلبیہ
زرود
شقوق
خزیمیہ
اجفر
فید
حاجز
مدینہ منورہ
ذات عرق
وادی صفراء
وادی عقیق
صفاح
تنعیم
ابطح
مکہ معظمہ
بحیرہ احمر
کاروان شہادت

قال سیّد الشّهدآء ابو عبد الله الحسین علیه السلام :

............اِنَّما خَرَجتُ لِطَلَبِ الاِصلاحِ فِی اُمَّةِ جَدّی ....

کاروانِ شہادت

مدینه تا مدینه، منزل به منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر ۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل
تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل
پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز
ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر اسلام آباد
تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)
راجن پور، پنجاب پاکستان
فنی تعاون: مہدی فاضل
ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی - جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2
اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء
ہدیہ: 350/- روپے

۵/ محرم الحرام
(بروز اتوار)

(عوالم العلوم جلد ۱۷ ص ۲۳۷) میں درج ہے کہ بروز اتوار، ابن زیاد نے ایک آدمی شبث بن ربعی کو بلا لانے کیلئے بھیجا تا کہ وہ دارالامارہ میں حاضری دے، مگر اس نے بیماری کا بہانہ بنایا ہوا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ ابن زیاد اسے کربلا جانے سے معاف کردے۔ کیونکہ یہ شخص امامؑ کو خطوط لکھنے والوں میں شامل تھا۔

مگر ابن زیاد نے اسے کہلا بھیجا کہ:

''کہیں ان لوگوں میں سے تو نہیں ہو جن کے متعلق قرآن کہتا ہے: ''وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ آمَنُوْا قَالُوْا آمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیَاطِیْنِھِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَکُمْ ،اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَھْزِءُ وْنَ'' جب وہ مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لا چکے ہیں اور جس وقت اپنے (یاروں، دوستوں) شیطانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں اور مومنوں کے ساتھ مذاق کرتے ہیں

(سورہ بقرہ آیت ۱۴)

ساتھ ہی اس نے کہلا بھیجا کہ: ''اگر تم ہمارے فرمانبردار ہو اور ہماری اطاعت کرتے ہو تو تمہیں ہمارے پاس آنا پڑے گا''

شبث یہ حکم سن کر رات کے وقت ابن زیاد کے پاس آیا تا کہ اس کے چہرے کو بخوبی نہ پہچانا جا سکے، اس کے دربار میں آتے ہی ابن زیاد نے اس کی خوب آؤ بھگت کی اور اسے اپنے قریب بٹھا کر کہا: ''تمہیں ہر حالت میں کربلا جانا پڑے گا'' جسے شبث نے قبول کرلیا اور ابن زیاد نے اسے ایک ہزار کا لشکر، دے کر کربلا بھیج دیا۔

یاد رہے کہ (وسیلۃ الدارین کے مطابق) یہ شبث بن ربعی وہ شخص ہے جس نے پیغمبر اسلام کا زمانہ دیکھا ہے، اور حضورؐ کے مقابلے میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والی عورت سجاح بنت حارث بن سوید تمیمی کا مؤذن رہا ہے، پھر اسلام کی طرف لوٹ آیا اور جنگ صفین میں حضرت علی علیہ السلام سے کٹ کر خوارج کے ساتھ جا ملا، ایک عرصے کے بعد توبہ کی، آخر کار قاتلین امام حسین علیہ السلام میں شامل ہو کر ابدی لعنت کا مستحق ہو گیا۔

مورخ مدائنی کے بقول: شبث بن ربعی کوفہ میں افواج شام کا متولی تھا اور عجلی کے بقول، شبث ان لوگوں

میں شامل تھا جنہوں نے حضرت علی علیہ السلام کے قتل کیلئے ابن ملجم کی مدد کی تھی اور امام حسین علیہ السلام کو خط لکھ کر کوفہ بلانے والوں میں بھی شامل ہے۔

بہر حال (مقتل الحسین مقرم ص ۱۹۹ میں درج ہے) کہ، شبث بن ربعی کے بعد ابن زیاد نے زُحر بن قیس نامی شخص کو پانچ سو سپاہیوں کا دستہ دے کر "جسر صراط" پر متعین کر دیا، جسرِ صراط ایک پل کا نام ہے کوفہ والے جس سے گزر کر کربلا جاتے ہیں، ابن زیاد نے زحر کو حکم دیا کہ حسین بن علیؑ کی مدد کیلئے کربلا جانے والوں پر کڑی نظر رکھیں اور کسی کو ادھر نہ جانے دیں۔

زحر کے پہرے کے دوران "عامر بن ابی سلامہ" ایک شخص امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں جانے کیلئے زحر اور اس کے سپاہیوں کے آگے سے گزر گیا، زحر نے اسے دیکھ کر کہا:

"مجھے معلوم ہے کہ تم حسینؑ کی مدد کیلئے کربلا جا رہے ہو لیکن میں تمہیں کہتا ہوں کہ واپس آ جاؤ"

مگر اس نے واپس آنے کی بجائے اس پر حملہ کر دیا اور سپاہیوں کے درمیان سے گزر گیا اب اسے روکنے کی جرأت کسی کو نہیں ہوئی اور وہ کربلا میں حضرت سید الشہدا امام حسین علیہ السلام کی بارگاہ میں پہنچ گیا اور آپ کی خدمت میں رہ کر میدان کربلا میں منصب شہادت پر فائز ہوا۔

یاد رہے کہ یہی عامر بن ابی سلامہ حضرتِ امیر علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے اور حضرت علی علیہ السلام کی رکاب میں رہ کر تلوار کے جوہر دکھائے۔

یزیدی لشکر کی تعداد:

(مقتل الحسین مقرم ص ۲۰۱، الامام الحسینؑ واصحابہ ص ۲۳۰ میں ہے کہ) میدان کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ جنگ کرنے کیلئے لشکر یزید کی کیا تعداد تھی؟ اس بارے میں روایات بہت مختلف ہیں، لیکن جو بات یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ کہ جو فوجی، حکومت وقت سے باقاعدہ تنخواہ، لباس، خوراک اور دوسرے حقوق حاصل کرتے تھے یا آج کی اصطلاح میں "ریگولر فوجی" تھے ان کی تعداد تیس ہزار تھی۔

لیکن جب ملک میں ہنگامی صورت حال ہو یعنی ایمرجنسی نافذ ہو اور حکومت وقت کی طرف سے عام لام بندی کا حکم ہو چکا ہو اور یہ فرمان جاری ہو چکا ہو کہ کوئی بالغ مرد گھر میں نہ رہے حجام و بقال تک سب میدان جنگ کا رخ کریں، تو پھر ایسی صورت میں تعداد اس سے کئی گنا زیادہ ہو سکتی ہے اور صحیح تعداد کا بتانا مشکل ہو جاتا ہے، لہٰذا اگر کوئی مورخ تیس ہزار

لکھتا ہے تو وہ باقاعدہ فوج کی تعداد بتاتا ہے اور جو پچاس ہزار یا ساٹھ ہزار یا ایک لاکھ لکھتا ہے وہ ملک میں نافذ ہنگامی حالت یا ایمر جنسی اور عام لام بندی کو مدنظر رکھ کر تعداد کا ذکر کرتا ہے، لہٰذا،

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختلف روایات کے مطابق باقاعدہ فوجیوں کی تعداد اور کمانڈروں کے ناموں کو یہاں ذکر کیا جائے۔

۱۔ حربن یزید ریاحی ایک ہزار ۲۔ کعب بن طلحہ تین ہزار

۳۔ عمر بن سعد چار ہزار

۴۔ شمر ذی الجوشن سلولی چار ہزار سوار اور پیادے

۵۔ یزید بن رکاب کلبی دو ہزار

۶۔ حصین بن نمیر ___ یا ابن تمیم ___ تمیمی، چار ہزار

۷۔ مضایر بن رُہینہ مازنی، تین ہزار

۸۔ نصر بن خرشہ چار ہزار

۹۔ شبث بن ربعی ایک ہزار اور ۱۰۔ حجار بن ابجر ایک ہزار

حسینؑ کے جاں نثار:

ہم جہاں یزید کی فوج کی تعداد بتا رہے ہیں وہاں پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مظلوم و بے کس ذات یعنی نواسہء رسولؐ کے ہمراہیوں کی تعداد کو بھی ذکر کردیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ جنگ کس قدر غیر عادلانہ اور نا برابری کی جنگ تھی، اور جس ذات کو قتل کرنے کیلئے اس قدر لاتعداد فوج تھی اس کے ساتھی کتنے تھے؟

چنانچہ اس بارے میں بھی روایات مختلف ہیں، البتہ (کتاب، ناسخ التواریخ جلد ۲ ص ۱۸۳) میں کچھ اس طرح درج ہے کہ

۱۔ بہتر (۷۲) ہے جن میں ۴۰ پیادہ اور ۳۲ سوار ہیں

۲۔ ایک سو ستائیس (۱۲۷) ہے جن میں ۸۲ پیادہ اور ۴۵ سوار

۳۔ ایک سو پینتالیس (۱۴۵) جن میں ۱۰۰ پیادہ اور ۴۵ سوار

۵۔ ایک سو ستر (۱۷۰) ہے جن میں ۱۰۰ پیادہ اور ۷۰ سوار، غرض اس سے زیادہ تعداد نہیں بتائی گئی۔

۶۔ جبکہ مشہور تعداد ۷۲ ہے جن میں ۱۸ بنی ہاشم اور باقی اصحاب حسین علیہ السلام تھے۔